دارالعلوم کے انتہائی مخلص اور قدیم فاضل مولانا قاضی فضل دیانؒ کی جدائی

فضلاء حقانیہ اور قارئین ''الحق'' کیلئے یہ افسوسناک اطلاع یقیناً باعث حزن وغم ہوگی کہ دارالعلوم حقانیہ کے قدیم ترین فاضل اور نامور عالم دین حضرت مولانا قاضی فضل دیان مرحوم ۳ ستمبر ۲۰۰۳ء کو پشاور کے ایک مقامی ہسپتال میں دل کے دورے کے باعث انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۳ برس سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے' علاج ومعالجے سے بھی کچھ فرق نہیں پڑا اور آخر اسی بیماری دل کے باعث ہی اس بیمار دنیا سے دارالشفاء یعنی دار آخرت کی طرف کوچ کر گئے۔

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا دیکھا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

آپ کا جنازہ اور تدفین عمرزئی (چارسدہ) میں ہوئی۔ جس میں علماء' خواص اور عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ آپ کی بزرگی اور کرامت کا یہ چشم دید واقعہ قابل ذکر ہے کہ گرمی کی شدت کے باوجود جنازے کے دن علاقہ میں خوب بارش ہوئی۔ ٹھنڈی ہوائیں چلتی رہیں اور بادل بھی سائباں بنے رہے۔ آپکے ایک قریبی عزیز مولانا واسع اللہ حقانی نے ہمیں بتایا کہ دوران مرض ایک دن مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جانا تو برحق ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے مرنے سے بھی کسی کو تکلیف نہ ہو۔ شام کے وقت داعی اجل کی آمد ہو اور پھر صبح بارش ہو تا کہ موسم ٹھنڈا رہے اور جنازہ میں لوگوں کو گرمی کا احساس بھی نہ ہو اور جلد سے جلد میری تدفین بھی ہو۔ چنانچہ قدرت نے ایسا ہی انتظام کیا جیسا کہ مولانا مرحومؒ کی خواہش تھی۔ اس واقعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان خود کو اللہ کی عبادت اور اس کی رضا کے حصول کے لئے وقف کرے تو منشاء ایزدی بھی اس کے موافق ہوتی ہے۔ دوسرا پہلو اس واقعہ سے یہ بھی نمایاں ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ کے دربار میں علمائے حق کی کتنی زیادہ قدرومنزلت ہے۔

ے خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے؟

قدرت نے قاضی صاحب مرحومؒ کا پیکرِ خاکی اور نور وایمان سے لبریز دل اخلاص ومحبت کی خالص مٹی سے تیار کیا تھا۔ اور اس میں دارالعلوم حقانیہ' اس کے بانی حضرت مہتمم صاحب اور دیگر حقانی خاندان کے ساتھ اتنی زیادہ محبت اور چاہت ڈالی تھی کہ اس کی نظیر مشکل سے ملتی ہے۔ اسی طرح آپ کے بڑے بھائی حضرت مولانا قاضی فضل منان مدظلہ اور آپ کے فرزند مولانا قاضی محمد طیب حقانی بھی اخلاص ومحبت کی ایک الگ مثال ہیں۔ المختصر آپ کا پورا گھرانہ اخلاص و وفا کا ایک گلدستہ ہے۔ ع ازما بجز حکایت مہرو وفا مپرس

آپ موضع عمرزئی ضلع چارسدہ میں ۱۹۲۷ء کو قاضی عبدالخالق کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ ایک علمی گھرانے کے چشم وچراغ تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ ۱۹۴۶ء میں دینی علوم کی تحصیل کے لئے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور ڈیڑھ سال تک وہاں ابتدائی کتب پڑھیں۔ تقسیم ہند کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند میں مزید نہ پڑھ

سکے۔ پھر دو سال تک دارالعلوم حقانیہ سیدو شریف سوات' دارالعلوم اسلامیہ رجڑ (چارسدہ) اور جامعہ اشرفیہ لاہور میں پڑھتے رہے۔ بعد میں ۱۹۴۹ء میں دارالعلوم حقانیہ میں آپ نے داخلہ لیا اور مسلسل ۵ سال تک یہاں زیر تعلیم رہے۔ ۱۹۵۴ء میں حقانیہ سے دورہ حدیث کیا۔ پھر اسی سال حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحبؒ سے دورہ تفسیر کیا۔ ۱۹۵۶ء میں صاحبزادہ عبدالباری جان صاحبؒ نے دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی کی بنیاد رکھی تو آپ اس کے مدرس اول اور ناظم مقرر ہوئے۔ آپ جمیعت العلمائے اسلام کے سرگرم کارکن اور رہنما بھی رہے۔ اور ہر تحریک اور ہر اہم موڑ پر آپ نے ہراول دستہ کا کردار بھی ادا کیا۔

مرحوم کے بھتیجے مولانا قاضی محمد طیب حقانی نے ان سے سنا ہوا ایک واقعہ بیان کیا کہ ۱۹۴۶ء میں جب آپ دیوبند گئے تو ابتداء میں قاضی صاحب کو داخلہ نہ مل سکا۔ انتہائی غمزدہ حالت میں ایک رات خواب دیکھا کہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے ملاقات ہورہی ہے۔ داخلہ نہ ملنے کی شکایت کی۔ حضرت مدنیؒ نے فرمایا کہ فکر مند نہ ہو تم دورہ مجھ سے ہی پڑھو گے۔ ۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد دیوبند جانا ناممکن تھا۔ اور جامعہ حقانیہ کی تاسیس ہو چکی تھی پھر آپ نے دارالعلوم میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے دورہ حدیث پڑھا ان کے سامنے اس خواب کا ذکر کردیا تو انہوں نے فرمایا آپ کے خواب کی تعبیر آپ کی منشاء کے مطابق ہے مجھ سے دورہ پڑھ لینا ایسا ہے جیسا حضرت مدنیؒ سے پڑھ لیا ہے' کیونکہ میں بھی ان کا پروردہ شاگرد ہوں۔

ان کے بڑے بھائی حضرت مولانا قاضی فضل منان مدظلہ اور خود حضرت مولانا فضل دیان مرحوم ۴۴ء سے ۴۷ء تک دیوبند میں اور پھر ۴۹ء سے ۵۴ء تک کا عرصہ اکوڑہ خٹک میں نہ صرف حضرت مولانا عبدالحقؒ کے خصوصی تلمذ میں گزرا بلکہ ان کے انتہائی قریبی خدام میں بھی رہے اور بحمد للہ قرابت داروں اور عزیزوں سے بھی یہ مضبوط رشتہ قاضی صاحبان اور حضرت شیخ الحدیث کے خاندان کے درمیان ابھی تک قائم ودائم ہے۔

قاضی صاحب مرحوم حضرت والد صاحب مدظلہ کے بڑے بے تکلف اور مخلص ساتھی تھے اور آپ دونوں کے درمیان بھائیوں جیسا گہرا تعلق تھا۔ میں جو ان کے ہاتھوں میں بڑا ہوا لیکن "الحق" کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد اور میرے منتشر اور بے ربط خیالات کو بھی انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے اور میری بہت تشجیع اور حوصلہ افزائی فرماتے۔ یہ ان کی ذرہ نوازی اور اصاغر پروری کی بھی ایک بڑی دلیل ہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں حضرت مولانا انوارالحق صاحب نائب مہتمم جامعہ حقانیہ' برادرم مولانا حامدالحق حقانی ممبر قومی اسمبلی' حاجی اظہارالحق صاحب' اور راقم نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت والد صاحب مدظلہ سفر کے باعث جنازہ میں شرکت نہ کرسکے لیکن بعد میں تعزیت کیلئے عمرزئی تشریف لے گئے۔ ادارہ اور ہمارا خاندان حضرت قاضی صاحب کے خاندان اور پسماندگان کے ساتھ اس موقع پر نہ صرف تعزیت کرتا ہے بلکہ خود بھی تعزیت کا مستحق ہے۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔